

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ؍)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹرز
مینو منزل۔ وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) منیجر

نورافشان

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر صاحب ہونا چاہئے اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز۔ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۷ جون ۱۹۲۴ء | نمبر ۲۶

مسیحی ہمدردی کا سچا نمونہ

ضلع شیخوپورہ میں سانگلاہل ایک چھوٹا سا شہر اور ریلوے جنکشن ہے۔ اس جگہ گذشتہ دو تین مہینوں میں وبائے طاعون نہایت زوروں پر رہی ہے۔ یہاں تک کہ کئی خاندان اپنے گھروں کو قفل لگا کر بھاگ گئے۔ اور دوسرے شہروں میں جا کر پناہ لی

خدا کا شکر ہے کہ اُس نے ایک خدا پرست۔ نیک سیرت۔ حلیم الطبع۔ خوش خلق اور مقدس وجود بنام مس ڈاکٹر ٹیلر صاحبہ کو اپنے بڑے فضل سے یہاں بھیج دیا ہے جو کہ چند ایک ماہ سے مشنری ہو کر آئی ہیں۔

پلیگ کے ایام میں وہ اپنے بنگلے سے ہر صبح و شام شہر آیا کرتی تھیں۔ جو کہ قریباً ایک میل کا فاصلہ ہو۔ اُن کے ہاتھوں میں دوائیوں کا بیگ برابر موجود رہتا تھا اور کچھ بوجھ اور گھر گھر جا کر پلیگ کے بیماروں کو ڈھونڈا کرتی تھیں۔ اور بلا طمع علاج کرتی تھیں بلکہ اگر دیکھتیں کہ کوئی مالی امداد کا محتاج ہے تو جب تک اس کی مدد نہ کر لیتی تھیں اُن کو ہرگز چین نہ آتا تھا۔

وہ ہر قوم کے مریضوں کا علاج بغیر کسی فرق کے کرتی تھیں۔ خواہ بیمار اور اس کا مکان کیسا میلا اور کثیف کیوں نہ ہو۔ اُن کو مطلق کسی قسم کا پرہیز نہ تھا۔ وہ پلیگ کے مریضوں کا اپریشن بلاخوف کرتی تھیں۔ ایسے خطرناک وقت میں لوگ اُن کی لاثانی محبت کو دیکھ کر بہت حیران ہوتے تھے۔

جب مس صاحبہ پلیگ کے بیماروں کا روزانہ علاج صبح و شام شروع کیا کرتیں تب اُس کی چارپائی کے پاس گھٹنے ٹیک کر اُس کی صحت کے لئے دعا کرتی تھیں اور خصوصاً اُن کی دعائیں بیمار کو بڑی تسلی اور تقویت حاصل ہوتی تھی۔

جو مریض مس صاحبہ کے زیر علاج تھے اُن میں سے ایک دو کے علاوہ خدا نے اپنے فضل سے باقی سبھوں کو شفا بخشی ؏

سچ تو یہ ہے کہ مس صاحبہ نے جو ہمدردی محبت اور دلی خیرخواہی پلیگ کے مریضوں سے کی ہے۔ اس سے اُنہوں نے درحقیقت اس جگہ ایک بے نظیر مثال قائم کردی ہے۔

خدا کی حمد۔ تعریف اور شکر ہو کہ اُس نے سانگلاہل میں مس صاحبہ موصوفہ کو چمکتے ہوئے ستارے کے موافق رکھا ہے۔ وہ نہ صرف جسمانی بیماریوں کے علاج میں سچی ہمدرد ہیں بلکہ اُن کے دل پر گنہگاروں کی نجات کا بے حد بوجھ ہے۔ اُن کو اپنا آرام دن رات کبھی نہیں سوجھتا۔ بلکہ اُن کی لگاتار خواہش اور کوشش یہ ہے کہ کاشکہ میں اپنے پیارے نجات دہندہ کے لئے روحوں کو جیت سکوں۔ وہ ہر روز اپنی سرگرم خدمت کے بعد روحانی بیماروں کو آنسوؤں کے ساتھ خدا کے فضل کے تخت کے سامنے پیش کرتی ہیں۔ شکر ہے کہ ایسے فرشتہ طبع۔ پُر محبت۔ دائمی بشاشت۔ دعاگو۔ ملنسار۔ مہربان۔ روحیں کمانے کی فکرمند اور روح القدس سے بھری ہوئی ہستیاں کہیں کہیں پائی جاتی ہیں۔ جن کی پاک زندگی اور نیک نمونہ سے گنہگار لوگ خواہ مخواہ مسیح کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ ان چند سطور سے

جوسس صاحب کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ ہم سیکھیں کہ بنی نوع انسان کے ساتھ مصیبت میں کہاں تک ہمدردی رکھنی لازم ہے اور گنہگار روحوں کو بچانے کے لئے کس قدر اپنے تئیں قربان کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر دیسی اور ولائتی خدمتگذار ایسی روح میں اُٹھ کھڑے ہوں تو امید واثق ہے کہ ملک پنجاب میں یسوع مسیح نجات دہندہ کی فتح کا جھنڈا بہت جلدی استادہ ہو جائیگا۔

آخر میں گذارش ہے کہ مس صاحبہ کے لئے بہت دعا کی جاوے تاکہ وہ خدا کے فضل کی برکتوں سے اور بھی بھرپور ہو کر اس کی بادشاہت کی ترقی کیلئے استعمال ہوتی رہیں۔

نصیحت کے شگوفے

(۳۹) مباحثہ ومناظرہ کے واسطے کتابیں نہ پڑھو نہ ہدایت یا ایمان لے آنے کے لئے اور نہ اس لئے کہ باتیں چھانٹو اور گپیں اُڑاؤ۔ بلکہ اس لئے کہ غور و فکر کرو۔ (بیکن)

(۴۰) محض مطالعہ کوئی چیز نہیں تجربہ بھی کوئی چیز ہے۔ مطالعہ و تجربہ باہم مل کر متمم و مکمل ہیں۔ مطالعہ بے تجربہ اور تجربہ بے مطالعہ ناقص و ہیچ ہیں (")

(۴۱) خوب چبا کر ہضم کرو۔ یعنی غور و توجہ کے ساتھ پڑھو (")

(۴۲) جو لوگ دوستی کو زندگی سے خارج کرتے ہیں گویا آفتاب کو دنیا سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے ابدی دیوتاؤں سے کوئی نہ تو اس سے اچھی اور نہ اس سے زیادہ چیز خوش کن پائی ہے۔ (سسرو)

(۴۳) دنیا کی کوئی ملکیت بھی ایسی نہیں جس کے مقابلہ میں ایک اچھا دوست بہت زیادہ بیشقیمت نہیں ہے۔ (سقراط)

(۴۴) ملنے سے انسان کا درجہ گھٹ جاتا ہے تمام صحبتیں لازمی طور پر نقصان رساں ہوتی ہیں۔ ہم دنیا میں تنہا سفر کر رہے ہیں (امرسن)

(۴۵) لوگ نامہربان دلوں اور نیک کاموں کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ دل سرد ہو جاتا ہے۔ افسوس لوگوں کی ناشکرگذاری نے اکثر میرے دل کو صدمہ پہنچایا (مینتھس)

(۴۶) اگر تمہارا کوئی دوست ہو تو اکثر اس سے ملتے جلتے رہو۔ اس لئے کہ جو سڑک نہیں چلتی اس پر جھاڑیاں اور کانٹے اُگ آتے ہیں۔ محبت کو خیمہ شب باش نہ بناؤ۔ (اشرقی قول)

(۴۷) دوست اگرچہ غائب ہوں پھر بھی موجود رہتے ہیں۔ اگرچہ مفلس ہوں پھر بھی تونگر۔ اگر کمزور ہوں پھر بھی توانا ہیں۔ اگر مر گئے ہیں پھر بھی زندہ ہیں (سسرو)

(۴۸) جس قدر ہمتیں عالی ہوتی ہیں۔ اسی قدر رنج و غم زیادہ ہوتے ہیں۔ (عربی محاورہ)

(۴۹) عقلمند کا ظن ہی کہانت و پیشینگوئی ہے (عربی مقولہ)

(ترجمہ) چوہدری غلام حیدر (ایم۔ آر۔ اے۔ ایس)

کشکول

(از قلم چوہدری غلام حیدر صاحب)

پریشانی

"پریشانی" سے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں یہ قویٰ کو مضمحل اور بیکار کر دیتی ہے۔ اور قبل از وقت گور میں سُلا دیتی ہے۔ جسمانی طاقتیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں اور نقاہت و کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ عصبی امراض کا بڑا سبب یہی ہے۔ بدہضمی اور بادگولا بھی اس سے پیدا ہوتے ہیں اور دماغی قویٰ تو بالکل خراب ہو جاتے ہیں محنت اور جانفشانی انسان کو اس قدر نہیں تھکاتی جس قدر غم اور "پریشانی"

خیالی پلاؤ

نری خواہش اور آرزو محض نوجوانوں کے دل میں ایک قسم کی بیماری پیدا کر دیتی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے اوقات عزیز کو خیالی پلاؤ پکانے اور لایعنی منصوبے باندھنے میں ضائع کر دیتے ہیں جس وقت کسی مقصد کو حاصل کرنا چاہو فوراً اُس کے حصول کے لئے مستعد ہو جاؤ اور اسی وقت اُسکی تیاری شروع کر دو۔

انکشافات سائنس

ڈاکٹر سر جگدیش چندر بوس مشہور بنگالی سائنسدان اپنی حیرت انگیز انکشافات کو علمائے سائنس کے سامنے پیش کرنے کے لئے پچھلے دنوں یورپ تشریف لے گئے جرمنی۔ سویڈن۔ ناروے ڈنمارک اور برطانیہ کی مختلف یونیورسٹیوں میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے لکچر دیئے۔ ڈاکٹر صاحب کی جدید تحقیق یہ ہے کہ درختوں میں ہمہ وقت ایسی حرکت جاری رہتی ہے۔ جیسی نبض کی رفتار۔ اور اس حرکت کا نتیجہ یہ ہے کہ جڑوں کا پانی اوپر کو چڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ درخت کی چوٹی تک پہنچ جاتا ہے انہوں نے ایک آلہ تیار کیا ہے جس میں یہ عمل صاف نظر آتا ہے۔ اس آلہ کی عجیب وغریب نزاکت جس نے علمائے سائنس کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اگر ذرہ برابر فرق بھی حرکت میں ہو جائے یا کسی قسم کی اور تبدیلی واقع ہو تو یہ آلہ فوراً بتا دیتا ہے

لائق اور محنتی

لائق شخص اور کامیاب نہ ہو۔ یہ غلط ہے اور کاہل آدمیوں کا ایسا کہنا ان کی مکاری ہے۔ صاحبِ لیاقت آدمی بازار دھر میں (دیکھو ص

نورافشان

مطبوعہ ۲۷ جون ۱۹۲۴ء

ینابیع المسیحیت

مسیحیت یسوع مسیح کا انجام ہی نہیں بلکہ اُس کا اثر بھی ہے۔

مسیحیت کے دوست و دشمن اس بات کو بخوبی روشن میں صفائی سے دیکھ سکتے ہیں کہ مسیحیت کا بانی بروقت پیدائش چرنی میں جگہ پا سکا پر بوقت وفات وہ صلیب پر لٹکایا جاسکا۔ اُسے کُل ۳۳½ برس کی زندگی نصیب ہوئی۔ صرف ۳½ برس تک وہ وہ کام کرسکا جس کے کرنے کے لئے وہ دنیا میں آیا تھا۔ پیدائش کے وقت وہ بالکل گمنام تھا۔ مگر وفات کے وقت وہ یہودیوں کے بادشاہ کا نام لیکر رخصت ہوا۔ صلیبی کتبوں کو پڑھ کر دیکھو

جب ہم یسوع مسیح کی وفات کے وقت اُس کی زندگی کی تاثیر پر غور کرتے ہیں جو مصلوب یسوع مسیح اپنے پیچھے چھوڑ گیا تھا۔ جسے ہم مسیحیت کا جز یقین کرتے ہیں تو ہمیں تعجب آتا ہو۔ وہ تاثیر دو قسم کی تھی۔ اول تو وہ تاثیر تھی جو یسوع مسیح کے دشمنوں پر ہوئی۔ جو اس کی مخالفت و مکاذبت میں ظاہر ہوئی تھی۔ اس قسم کی تاثیر سے تمام یہودی قوم اور اس کے سردار خصوصیت سے متاثر تھے حکام وقت بھی یسوع مسیح کی مخالفت کرنے کے لئے مجبور ہو گئے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ جانتے تھے کہ یسوع مسیح بے الزام و بے قصور ہے تو بھی یہودی قوم کے مخالفانہ تقاضوں کی تعمیل پر مجبور تھے۔ یہودی قوم کی مخالفانہ و مکاذبانہ و قاتلانہ روح سخت بھڑک گئی تھی۔ اُس نے اُسے اپنا بادشاہ نہ قبول کرکے قیصر روم کی شہنشاہی پر کفایت کرلی تھی۔ یسوع مسیح کو صلیب دیکر اُس کی مسیحیت فنا کر چھوڑی تھی۔

یسوع مسیح کی زندگی کا اثر اُس کے غریب و بے علم چند یہودی دوستوں پر بھی ہوا تھا گو ان کا شمار نہایت تھوڑا تھا۔ زیادہ سے زیادہ یروشلم میں پانچ سو کے قریب تھا۔ اس کے یہ تھوڑے سے دوست جن پر یسوع مسیح کی مسیحیت ظاہر ہوئی تھی۔ اس کی زندگی میں نہایت قلیل و کمزور تھے۔ اس کے کلام کو سمجھنے میں بھی بسا اوقات ٹھوکریں کھایا کرتے تھے۔ اُس کی گرفتاری اور موت کے وقت وہ اپنی جانوں کو بچاتے چھوڑ گئے۔ مگر نہ تو ہم اور نہ کوئی مخالف اس بات کی تشریح کرسکتا ہے کہ نامعلوم یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے لوح دل پر اپنی مسیحیت کا کیا نقش اُتار دیا کہ مخالف دنیا اس نقش کو فنا کرتے کرتے خود فنا ہو گئی یا مسیحیت میں آگئی۔ مگر اُن شاگردوں کی زندگی سے مسیحیت کے اثر کو ضائع نہ کرسکی۔ ہنوز مخالفین کی مخالفت کا پہلا دن معلوم ہوتا ہے مگر مسیحیت کا اثر عالمگیر ہو چکا ہے۔ یہ مسیحیت جیسکی صداقت کا اظہار مسیحی دنیا ہر زمانہ میں اپنے عقایدٔ و رسوم سے کرنے میں کوشاں رہی ہے مگر اب تک اسکی پوری صداقت ظاہر نہیں ہوسکی ہے۔

اسلام ہی سے اسلام و مسیحیت کا فیصلہ

ساڑھے تیرہ سو برس سے مسلموں اور مسیحیوں میں ایک دوسرے کے خلاف جنگ ہوتا رہا۔ اسلام کے مسلم اسلام و مسیحیت کو نہ سمجھ کر اور مسیحیت کے مسیحی اسلام و مسلمانی کو نہ جانکر ایک دوسرے کو بدنام کرتے رہے۔ ایک دوسرے کو برباد کرتے رہے۔ اس بے تمیزی کی حالت میں نہ اسلام والوں نے خود اسلام کو سمجھا سمجھایا۔ نہ مسیحی اسلام و مسلمانی کو سمجھ سکے۔ اسی حالت میں صدیاں گذر گئیں کروڑہا کروڑ بنی نوع انسان کے جان و مال کا نقصان ہو چکا۔ ہنوز مسیحیوں اور مسلموں کی باہمی جنگ اور مخالفت و مکاذبت کا روز اول ہی ہے۔ ان دونوں قوموں میں جو دنیا کی باعزت اقوام ہیں باہمی کشمکش اور مذہبی مخالفت کو دُور کرنے اور اُن میں باہمی میل ملاپ پیدا کرنے کی صورتیں سوچی گئیں۔ طرفین کے اکابرین نے بہت کچھ لکھا۔ پر اُن تحریرات سے طرفین کی باہمی نفرت کو اور بھی بڑھا دیا گیا۔ مسیحی مدعیان اسلام کو مسیحیت کے باٹوں سے تولتے رہے اور اسلام و مسلمانی کے مدعی مسیحیت و مسیحیوں کو اپنے ترازو میں وزن کرتے رہے جسکا نتیجہ باہمی جنگ کی ترقی کے سوا ابتک کچھ نہ نکلا۔

اس ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر ہم نے اسلام کے مسلمات سے ہی مسیحیت و اسلام کے اور مسیحیوں اور نام کے مسلموں کے باہمی تصفیہ نپٹانے کا قصد کیا۔ ایک مدت کے غور و فکر کے بعد ہمیں دین اسلام اور مسیحیت کی باہمی موافقت و یکتائی کے اور مسیحیوں اور نام کے مسلموں کو مذہبی طور سے بھائی ہونے کے اصول نظر آگئے۔ اس کے ساتھ ہی دائرہ اسلام میں وہ حدِ فاصل بھی معلوم ہوگیا جس نے مسیحیوں اور نام کے مسلموں کو ایک دوسرے سے جدا کرکے اجنبی بنا رکھا تھا جس نے مسیحیت و اسلام میں بعد و جدائی پیدا کر رکھی تھی۔ جب اسی حد فاصل کو اسلام و مسلمانی سے الگ کرکے دیکھا گیا تو ہم نے مسیحیت و اسلام میں اور مسیحیوں اور مسلموں میں اُنیس اور بیس کا بھی فرق نہ پایا۔ مسیحیت کو عین اسلام اور اسلام کو عین مسیحیت پایا۔ مسیحیوں کو عین مسلم اور مسلموں کو عین مسیحی دیکھا۔ اس کے سوا جب مسیحیت اور

اسلام کو جدا کرنے والے حد فاصل کا بغور ملاحظہ کیا تو نہ اُسے جزو مسیحیت پایا نہ جزو اسلام دیکھا۔ بلکہ دائرہ اسلام کا یہ عنصر سراسر کفر از اسلام و مسیحیت نظر آیا۔ جس کی قدر و قیمت خود مدعیان اسلام کی نظر میں تل برابر نہیں ہو سکتی ہے۔ ان تمام باتوں کی تفصیل و تشریح تحقیق الاسلام نامی کتاب میں کی گئی ہے۔

مسیحیوں اور مسلموں میں باہمی جنگ وجدل موقوف ہو

یہ بات متحقق ہو کر مسیحیت اسلام کا عین ہے اور اسلام مسیحیت کا عین ہے۔ لہٰذا جیسے مسیحیت و اسلام میں مغائرت نہیں ویسے ہی مسیحیوں اور مسلموں میں مغائرت نہیں مسیحی اور مسلم ایک ہی مذہب کے ماننے والے ہیں لہٰذا مسیحیت و اسلام اور مسیحیوں اور مسلموں میں ہرگز مذہبی مخالفت نہیں ہو۔ اس وجہ سے جملہ مسیحیوں کو اسلام کی خلاف گوئی ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر اس کی ایسی عزت کرنے کو تیار ہو جانا چاہئے جیسی کہ مسیحیت کی کرتے ہیں مسیحیوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ مسلم ہمارے دینی بھائی ہیں۔

جنگ اسلام اور غیر اسلام میں ہو

مسلموں اور غیر مسلموں میں ہے یہ غیر اسلام وغیر مسلمان مدعیان اسلام اپنے ساتھ لائے ہیں جس کی اصلیت وحقیقت تحقیق الاسلام میں بیان ہوئی ہے۔ ہم مسیحیوں اور اسلام کے سچے مسلموں نے ملکر اس کا قلع قمع کرنا ہے۔ اس غیر اسلام کی بے دینی قرآن و اسلام نے ایسی ظاہر کر دی ہے کہ جسے دیکھ کر ہر ایک مسیحی مسلم دنگ رہ جائیگا۔ پس تحقیق الاسلام نے دنیا بھر کے مسیحیوں اور مسلموں کو مسیحیت کی حمایت وسچائی کے وہ براہین دیدیئے ہیں جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر حضرت محمد مکی ومدنی کی ملکیت تھے ہم نے ان کا اُن کی ہدایت کے لئے آج سے آگے کو استعمال کرنا ہے جو غیر اسلام کو مانتے ہوئے سمجھ رہے ہیں کہ وہ اسلام کے مسلم ہیں۔

تحقیق الاسلام ہی قرآن و اسلام کی رہنما ہے۔

مانا کہ تم قرآن عربی کے حافظ ہو۔ لاکھوں حدیثیں نوک زبان ہیں۔ قرآن کی تفاسیر کا علم رکھتے ہو۔ زبان عربی کے ماہر ہو۔ مولوی ہو۔ عالم ہو۔ فاضل ہو۔ ملا ہو۔ مفتی ہو۔ علامہ ہو۔ مہدی ہو۔ کرشن ہو۔ مسیحائی بلکہ خدائی کے مدعی ہو۔ یہ تمام مراتب ہرگز ہرگز قرآن و اسلام دانی کی سند نہیں ہیں۔ قرآن و اسلام کی رہنما تحقیق الاسلام ہی ہے یہ کتاب اسلام و قرآن کے خزانے کے بند قفل کی چابی ہے تم ہرگز اس کتاب کے بغیر قرآن و اسلام کو سمجھ نہیں سکتے۔ نہ کسی کو قرآن و اسلام سمجھا سکتے ہو۔ ساڑھے تیرہ سو برس سے قرآن و اسلام دنیا پر ایک لاحل معما بنا رہا ہے مگر تحقیق الاسلام نے قرآن و اسلام کے سربستہ راز کھول دیئے ہیں۔ اس کی تمام مشکلات کا وہ حل پیش کیا ہے جو آج تک کسی کی عقل و فکر میں نہ آیا تھا۔ اس لئے اگر کسی نے قرآن و اسلام کو سمجھنا سمجھانا ہو تو **تحقیق الاسلام** کی ایک ایک کاپی خود خرید کر پڑھے۔ اور اپنے مسلم بھائیوں تک ایک ایک کاپی خرید کر پہنچائے۔ اس کتاب کی ہر ایک کاپی جو کسی مسیحی کی طرف سے کسی مسلم بھائی کو دی جائیگی مسیحی مبشر کا کام کریگی۔ کیا مسیحی برادران پونے تین روپیہ کے ایک دفعہ خرچ سے ایک ایک خواندہ مسلم کیلئے تحقیق الاسلام نامی مبشر ہمیشہ کے واسطے مقرر نہیں کر سکتے۔ جو مسلموں میں مسلم مشنری بنکر ہمیشہ کام کرتا رہے؟ پونے تین روپیہ کیا حقیقت رکھتے ہیں؟

تحقیق الاسلام طبع ثانی کے تین حصے

کتاب مذکور دوسری دفعہ تین حصوں میں طبع ہوئی ہے۔ جو ستنہ اُردو میں ہے۔

حصہ اول طبع ثانی اس کی قیمت بغیر محصول ڈاک ۱۲ آنہ
حصہ دوم طبع ثانی کی قیمت بغیر محصول ڈاک ۱۰ آنہ
یہ حصہ طبع ہو رہا ہے۔
حصہ سوم طبع ثانی کی قیمت بغیر محصول ڈاک عہ ہے۔

جو اصحاب ایک ہی آرڈر میں ہر ایک حصہ کی دس کاپیوں سے بیس تک ایک ہی پتہ پر خرید فرمائیں تو انہیں محصول ڈاک معاف۔ جو ایک ہی آرڈر میں ہر ایک حصہ کی بیس بیس کاپیاں یا اس سے زیادہ ایک ہی پتہ پر منگوائیں تو اُن کو تحقیق الاسلام کی ہر ایک کاپی جس میں تینوں حصے شامل ہونگے دو روپیہ دو آنہ کے حساب سے دی جائیگی اور محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ اگر کوئی طبع ثانی کے تینوں حصہ نہ خرید سکے تو طبع اول کا حصہ دوم خرید سکتا ہے۔ جس میں ہر سہ حصص کے مطالب کا اختصار ہے قیمت بغیر محصول ۱۰ آنہ

ہم معزز ناظرین کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ کتاب مذکور کا ہر ایک حصہ قلیل تعداد میں طبع ہوا ہے اور کتاب ہاتھوں ہاتھ اُڑ رہی ہے۔ اگر اس کی ضرورت کا احساس ہو تو جلد آرڈر بھیجکر ذیل کے پتہ سے منگالیں ورنہ تیسری طبع کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ملنے کا پتہ:۔

سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

شدھی کا مسیحیوں کی طرف رخ

آریہ دوستوں کی میدان شدھی میں سرگرمیاں قابل تعریف ہیں۔ اُنہوں نے ہندو دھرم کے ذات پات اور چھوت چھات کے دھمی قلعہ کو مسمار کرنے کی کوشش کی۔ جو کام مسیحی نہ کر سکتے تھے وہ کام اُنہوں نے کر دکھایا۔ سناتنی ہندوؤں کو بھی مجبور کر دیا کہ شدھی کے جواز کو تسلیم کریں۔ ایک لاکھ کے قریب مسلم ملکانے شدھ کروائے۔ اب لیڈران شدھی غریب مسیحیوں کی طرف پلٹے ہیں۔ مسلم اصحاب نے ہمت کر کے شدھی کا راستہ بند کیا تو شدھی کے حامی اب شدھوں پر اشدھی کی مشق کرنے لگے ہیں۔



ہم مسیحیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ وہ خصوصاً دیہاتی مسیحیوں کی نگرانی میں خبردار رہیں۔ کہیں وہ شدھی کے لپیٹے میں نہ لپٹ جائیں۔ ہندکی مردہ ہڈیوں میں زندگی کی حرکت نمایاں ہو۔ ہر ایک ہڈی نے اپنی اپنی جگہ ملنا ہے۔ مسیحیوں کو کلام ربانی سیکھنے میں سست نہ ہونا چاہیئے شدھی وغیرہ کی تحریکیں مسیحیت کے اثر کے نتیجے ہیں پر اگر ہم خود مسیحیت سے غافل ہوں تو یہ اشدھیاں ہمارا ناک میں دم کر ڈالینگی مسیحیوں کو جاگتے ہوئے دعا اور خدمت میں معروف رہنا چاہیئے۔ اصل شدھی اور نقل شدھی دونوں ایک ہی نہیں ہو سکتی ہیں۔ نہ ان کے نتیجے واحد ہو سکتے ہیں۔ ہم حقیقی اور اصلی شدھی سے اشدھوں کو شدھ کرنے والے ہیں۔ چاہیئے کہ مسیحی شدھ لوگ دیگر شدھیوں کی عدم ضرورت کو سمجھ لیں اور صفائی سے سمجھ لیں۔ کیونکہ یسوع مسیح کے سوا کوئی آج تک دنیا میں پیدا نہیں ہوا جو اشدھوں کو شدھ کر سکے۔

مہاتما گاندھی اور آریہ سماج

(ساجی مجھے ناروادار اور ناواقف سمجھ کر اس رائے پر قائم رہنے کی اجازت دیں جو میں نے سماج اور اُس کے بانی کے متعلق ظاہر کی ہے) (مہاتما گاندھی)

دو دھوان پُرش اس شخص کو اپنا دوست جانتے ہیں جو نہ صرف اُن کا ہم مقصد ہو بلکہ جو غلطی کو ظاہر کر دیوے اسے دشمن سمجھتے ہیں۔ جو دوست ہو کر دوست کے عیب چھپائے اُس کے عیبوں کو خوبیاں بنا کر دکھائے اور اُس کی خوبیوں میں انتہا درجے کا مبالغہ کرے عقلمند اصحاب ایسے اصحاب سے ہمیشہ نافر رہتے ہیں۔ مگر اور لوگ ہیں جو راستگوئی اور سچ کی برداشت نہیں کر سکتے ان کی دوستی کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اُن کے دوست اُن کے عیبوں پر نظر ہی نہ کریں۔ بلکہ اُن کے قصوروں اور عیبوں کو نیکیاں سمجھیں۔ ایسے خود غرض اور کوربا طن دوست اپنے دوستوں کے دشمن ہوتے ہیں اُنکی دوستی پر اعتماد و اعتقاد کرنا خطرناک ہوتا ہے۔

چند دن گذرے کہ مہاتما گاندھی نے آریہ دوستوں پر اور اُن کے طرز عمل پر ان کی کتاب ستیارتھ پرکاش پر سوامی دیانند جی پر اپنی آزادانہ رائے کا اظہار کیا مہاتما گاندھی اُن کی وہ مسلمہ ہستی ہیں جو اُن کے اہل قلم کے نزدیک اوتار تک کی عزت کے حقدار ٹھہر چکے ہیں جنکی لیڈری سے آریہ سماج نے اچھا خاصہ عروج پایا ہے۔ مگر جائے حیرت ہے کہ مہاتما جی کی رائے کے اظہار پر آریہ جگت ایسا چراغ پا ہوا کہ اُس کے قہر و غضب کا مہاتما جی کے خلاف آج تک اظہار ہو رہا ہے۔ شاید ہی ہتک اور تحقیر کی کوئی صورت رہی ہو جو مہاتما جی کے حصے میں نہیں آچکی ہے۔ جو کچھ آریہ دوستوں کی بابت مہاتما جی نے رائے ظاہر کی تھی آریہ دوستوں نے اُسکی صداقت پر اپنی عملی مہر لگا دی ہے ہم نہیں جانتے کہ مہاتما گاندھی کی رائے کو اب کون جھٹلا سکیگا۔ وہ بحث مباحثے سے جھٹلائی نہیں جا سکتی۔ وہ چیلنج دینے اور شور مچانے سے جھٹلائی نہیں جا سکتی۔ اُس کی صحت و صداقت کا تو خود آریہ دوستوں نے اپنے عمل و کرم سے تازہ ثبوت دیا ہے۔ نامعلوم پھر ہمارے آریہ دوست کیوں اب تک مہاتما گاندھی کی صداقت کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔ جیسے آریہ دوست مہاتما جی کی بابت اپنی نئی اور مختلف آراء کو قائم رکھ سکتے ہیں ویسے مہاتما گاندھی کو اپنی رائے پر قائم رہنے کا حق نہ دینا ہمارے دوستوں کی تنگ خیالی ہو گی۔ جسے کوئی دھوان پسند نہ کریگا۔

تصحیح

گذشتہ زر افشاں میں جو مضمون "گرہ طور پر جیل سیناٹی" درج ہوا ہے وہ اخبار اصلاح سے نقل کیا گیا ہے۔

سول نافرمانی کے مورچے

تمام ہندوستان میں سول نافرمانی کے تین مورچے قائم ہیں۔ ایک جنوبی ہند میں ہے جو دیکم کے نام سے مشہور ہے۔ دوسرا تارکیشور ہے جو بنگال میں ہے تیسرا جیتو اور بھائی پھیرو ہے جو پنجاب میں ہے۔

دیکم اور تارکیشور تو سول نافرمانی کے بے حقیقت مرکز ہیں جو پنجاب کے اکالی سکھوں کی ناقص نقل ہیں لیکن پنجاب کے اکالی سکھوں کی تحریک تنظیم اور اُسکا زور اور اثر۔ اس کا عدم تشدد ایک شاندار حقیقت ہے۔ اکالی سکھوں کی تحریک کا مقصد خواہ کیسا ہی ہو خواہ اکالی سکھ اپنے مقصود کو حاصل کریں یا شکست کھائیں۔ ان باتوں سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہم ایک بات کہنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اکالی صاحبان نے اپنے دل مرتب کرنے اور سامان سفر وغیرہ کے انتظام کرنے میں کمال کر دکھایا ہے جتھے گرفتار ہوتے چلے ہوتے مگر ان کی جگہ دو تین جتھے پہلے تیار رہتے ہیں۔ چھٹا شہیدی جتھہ گرفتار ہوا ہے تو ساتواں اور آٹھواں اور نواں غیبی جتھا جیتو کی طرف چل رہا ہے۔ ہم تو یہ سمجھ رہے کہ ہمارے اکالی سکھ اپنی تنظیم کی اعلیٰ مشق کر رہے ہیں اس سے اس قدر فائدہ ضرور ہو رہا ہے کہ ہماری گرنتھے بیداری کی جا رہی ہے۔

غزل

ہوا ہی آں حریم جنت آسائے کشمارا
زناب صبح سے خواہیم افزوں تیز ہی یار را
دل من از فروغش غیرت خورشید سے گردد
بیاد آرم چوں روی آں مسیح ماہ سیمارا
اگر آزادگی خواہی تو از ہم صحبتاں گم شو
اسیر دام صیاداں نے بیند غمگسارا۔

زرانہ آں خدا واقف نخواہی شد ولا ہرگز
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را
خیالِ او بخواب اندر نمے آید در آغوشم
بہر شب مے گشایم من عبث دستِ تمنا را
نسیمِ صبح امروز از سرِ کویش ہمے آید
کہ ہمراہِ خود آرد بوئے زلفِ عنبر آسا را
فضائے جنت و گلگشتِ باغ دیر بازارش
چو در دل یاد آید حشمت از جائے برد ما را

مذہب اور سائنس

نمبر دوم

فضیلت مذہب آلہی

از قلم ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ

یہ امر بمنزلہ صداقت بلکہ عین صداقت ہو کہ ہر چیز کا شرف اور اُس کی منزلت اُس کے **موضوع لہ** کے شرف اور اُس کی منزلت پر منحصر اور موقوف ہے. چنانچہ کیا علم طب جسمانی کو علم طب روحانی پر شرف حاصل ہے؟ ہرگز نہیں. کبھی نہیں. کتبِ مقدسہ کا موضوع لہ انسان کی روح کی دنیوی علی الخصوص دینی اور روحانی بہتری اور بہبودی ہے۔ علوم جدیدہ کے موضوع لہٗ متعدد ہیں۔ مگر ان میں سے کسی کو بھی کتب مقدسہ کے موضوع لہٗ پر **شرف** حاصل نہیں ہے. علاوہ مذکورہ بالا فیکٹ کے پیغمبری۔ نبوت اور رسالت کا موضوع لہ جناب باری تقدس و تعالےٰ کا پیام اُس کی ازلی روح مخلوق کو پہنچانا ہے. الغرض علومِ جدیدہ اور کتب مقدسہ کا موضوع لہ **واحد** نہیں ہے. اب اگر کتب مقدسہ سے ڈاکٹری کے فن کی اور انجنیری سے نجاری کی ہدایت طلب کی جائے اور یہ کہ علوم جدیدہ سے روحِ انسانی کی ہدایت اور بہبودی طلب کی جائے تو اس کا جواب تینوں کی طرف سے **نفی** میں ہوگا اور سائل بے چارے کو حماقت کا تمغہ پہنایا جائیگا۔

لاز آف نیچر (قوانینِ قدرت) میں سے جو کچھ بیان و عیاں کرنے کا دعوےٰ علوم جدیدہ کو ہے اور ہم خوب جانتے ہیں کہ نیچرل لاز پر کلی دسترس اور عبور ہونا۔ انسانی احاطہ اور اس کی محدود عقل سے باہر اور بلند تر ہے۔ حتیٰ کہ خیالی عنقا کے پر بھی کنہ پروازی دکھاتے ہیں۔ تو بہر حال ہم اس شرط کے لگائے بغیر آگے قدم نہیں مار سکتے۔ کہ اگر فی الحقیقت اُن کا بیان لاز آف نیچر ہیں سے ہو تو علوم جدیدہ کا تعلق کتب مقدسہ کے ساتھ ہے عام اس سے کہ وہ تعلق بالذات یا تعلق بالصفات۔ کیونکہ نیچرل لاز کے عمیق رازِ دل کے افہام و تفہیم کا جو حق سائنس کو حاصل ہے وہ حق مذہب کو بھی حاصل ہے۔ لاریب بائبل مقدس جناب باری تعالےٰ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ کا **کلام** ہے۔ اور قوانینِ قدرت اس کے **افعال** ہیں۔ فانی انسان جو دیانت اور راستبازی کو کھو کر اپنا فعل ظہور میں لاتا ہے۔ عموماً یہ کام ہے کہ وہ اپنے قول اور فعل کو یکساں ہونے کی وقعت اور عزت دیتا ہے یا آنکہ اس کے اقوال و افعال یکساں ہوتے ہیں۔ کیا غیر فانی اور ابدی خدا کی جو سچی دیانت اور سچی راستبازی کا **سرچشمہ** ہے۔ یہ شان ہے کہ اس کا کلام کچھ اور کہے اور اس کے افعال کچھ اور ہوں۔ حاشا للہ ثم حاشا للہ۔ پس کلام الٰہی اور نیچرل لاز یا قوانین قدرت میں **کامل اتحاد** اور اکمل تطبیق اور موافقت ہونی چاہیے۔ نہیں تو دو شق میں سے ایک لازمی (کمپلسری) ہوگا۔ کہ یا مذہب منزل من اللہ نہیں یا قوانینِ قدرت ایضاً۔ حق مذہب کا موضوع لہٗ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسان ناقص العقل اپنے روحانی بگڑی ہوئی حالت کو پہچانے جو عدل اور امر و احکام الٰہی کے سبب خراب و خستہ ہوگئی ہے اور انسان کی اس برگشتہ حالت کے پھر سدھرنے اور **مقبولِ الٰہی** ہونے کا صاف و صریح بیان کرے۔ جیسا کوئی شخص یا کسی ملک کا انسان صرف اپنی عقل و دانائی اور حکمت سے جان نہیں سکتا ہے اور نہ معلوم کر سکتا ہے۔ اور اس عالم و جاہل۔ برنا و پیر۔ ضعیف و توانا مرد و زن سب کے لئے یکساں تعلیم ہے۔ تاکہ سب **نجات** حاصل کریں۔ لیکن پھر بھی کتب مقدسہ سچی سائنس کے برخلاف نہیں بلکہ ہیں اس کے مطابق ہیں اور یہ بحث جو اس میں ہے گویا **ضمنی** ہے اور اس کے متعلقات میں سے ہے۔ اس سے غیر متعلق البتہ نہیں۔ سائنس کا موضوع لہ نیچرل لاز کی تحقیقات ہے۔ پس سائنس جو ہے وہ مذہب کی ضمنی باتوں کا ایک حیثیت اور ہوشیار خدمتگار ہے اور بس۔ اور وہ مذہب بھی حق نہیں جو نیچرل لاز کا مخالف ہو۔ حقیقی سائنس الٰہی دین کا صیقل گر ہے اگر ایسا نہیں یعنی سائنس اُسکو ماند کردے تو وہ دین **دینِ حق** نہیں ہو سکتا۔ سائنس نہ تو سچے مذہب کا دشمن ہے۔ اور نہ حقیقت میں ہوسکتا ہے ہاں وہ علم ترکیب زمین علم ریاضی و ہندسہ۔ نظام شمسی۔ منطق فلاسفی وغیرہ وغیرہ کا دشمن ہوسکتا ہے۔

باقی رہے وہ علوم جدیدہ جو **نیچرل کرشمے** نہ ہونے کی وجہ سے **خدا کے افعال** اور اُس کے کلام کیساتھ موافقت کھلنے سے بے بہرہ بلکہ مردود ہیں اور رہینگے۔ لہٰذا ایسے علوم کا نام **فیکٹس** نہ ہوگا۔ بلکہ انہیں کمرِ چاندنی اور فریب نظر کہنا چاہیے یا وہ **فصلی کوّے** کہلانے کے مستحق ہونگے۔ ہاں ناراستوں کے افعال اور

اشتہاروں کے کلام میں کبھی قیامت تک بھی مطابقت اور موافقت نہ ہوگی بکسی پہلو اور کسی اعتبار سے نہ ہوگی۔ ہرگز ہرگز نہ ہوگی۔ (باقی آئیندہ)

کیا موجودہ بائبل اصلی اور قابل اعتبار ہے

گذشتہ سے پیوستہ

(۳) چونکہ میں نے بائبل کی نقلوں میں سہو کاتب کا ذکر کیا۔ اس سے مولوی صاحب نے فوراً یہ نتیجہ نکالا کہ گویا بائبل کا ایک نسخہ دوسرے سے ملتا نہیں: کاش کہ مولوی صاحب قرآن کے قلمی نسخوں کو جو پہلی چار صدیوں یا فن چھاپہ کے ایجاد ہونے سے پہلے کے نسخوں کو مقابلہ کر کے دیکھتے کہ آیا ان میں سہو کاتب کو دخل ہوا ہے یا نہیں تو یہ اعتراض زباں پر نہ لاتے۔ ہمارے مسیحی علما کی یہ دیانتداری تھی کہ انہوں نے ایسی تحقیقات کی اور اپنی تحقیقات کے نتائج کو چھپا نہیں رکھا۔ میرے پاس ایک نسخہ قرآن کا موجود ہے حالانکہ وہ بھی قلمی نہیں بلکہ طبع شدہ ہے۔ اس میں سورتوں کی ترتیب میں کچھ اختلاف ہے جو سرسری نظر سے ظاہر ہے۔ اندرونی اختلاف زیادہ غور سے پڑھنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ اگر آپ قرآن کی پہلی سورۃ فاتحہ ہی پر غور کرتے تو آپ کے دل کا ارمان نکل جاتا۔ اس سورت میں آٹھ آیات ہیں۔ ان آٹھ میں بھی اختلاف قرأت ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ اس سورۃ کی ۳ آیت میں جو یہ لفظ ہے مالک وہ اہل مکہ کی قرأت کے مطابق ملک ہے چنانچہ آج تک یہ اختلاف موجود طبع شدہ قرآنوں میں موجود ہے۔ پھر اسی کے دوسرے جملے میں بیضاوی کہتا ہے کہ ایاک میں بعض ہمزہ کو کسرے پڑھتے ہیں اور بعض فتح سے بھلا بتایئے کہ ان میں سے کون سا الہامی ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے اختلاف کا ذکر بھی امام صاحب نے یوں کیا ہے کہ ایک قرأت یہ تھی صراط من انعمت۔ حالانکہ مروجہ قرأت یہ ہے صراط الذین انعمت علیہم وہی صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان الفاظ والضالین کی جگہ بعض غیر الضالین پڑھتے تھے۔ اور یہ اختلاف یہاں تک پہنچا کہ ابن مسعودؓ نے اس سورۃ الحمد کا انکار ہی کر دیا اور اس کو اپنے قرآن سے نکال دیا۔ (دیکھو ابن حجر کی روایت شرح بخاری میں) مولوی صاحب غور فرمائے محض اعتراض اور مخاصمت کی غرض سے ہی یہ نکتہ چینی نہ کیجئے بلکہ تحقیق حق کو مدنظر رکھ کر کلام کیجئے۔

(۴) مختلف اناجیل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کمی بیشی موجود ہے۔ چنانچہ چند آیات و الفاظ کا ذکر کر کے جھٹ یہ نتیجہ نکال لیا کہ موجودہ اناجیل اصلی اور قابل اعتبار نہیں۔

میرے لکچر میں یہ ذکر ہوا تھا کہ شروع میں انجیل یونانی میں آیات و ابواب کی تقسیم نہ تھی۔ یہ تقسیم سہولت مطالعہ کے لئے بہت پیچھے ہوئی۔ یونانی نسخوں میں بعض تفسیری جملے متن کے نیچے اور حاشیے میں نوٹوں کی صورت میں بعضوں نے اپنی تعلیم یا جماعتوں کی تشریح وغیرہ کے لئے لکھے۔ اور جب آیات کی تقسیم ہوئی تو بعض نقل کرنے والوں نے ان پر بھی نمبر دے دیئے۔ لیکن جب چھان بین سے یہ غلطی ظاہر ہوئی تو ان نوٹوں یا تشریحی اور روائتی جملوں کو یا تو متن سے خارج کر دیا یا ان کو حاشیے میں پھر پہنچا دیا۔ لیکن چونکہ ہزارہا نسخوں میں آیات کے حوالے معہ نمبر کے آ چکے تھے۔ اس لئے ان نمبروں کو نہیں ہلایا گیا تاکہ حوالے دیکھنے میں غلطی نہ ہو۔ بلکہ حاشیہ میں دکھا دیا گیا کہ یہ جملہ جو آیت کے اندر بہ نمبر لکھا تھا وہ بتا دیا ہے۔ اب جس کو مولوی صاحب نے بائبل کی صحت کے خلاف سمجھا اور جن ترجموں میں یہ اختلاف تھا اُن کا حوالہ دیکر کہہ دیا کہ موجودہ اناجیل اصلی اور قابل اعتبار نہیں۔ اب ذرا آپ قرآن کے ترجموں کا مقابلہ کیجئے۔ کیا ایسا ہی اختلاف ان میں آجتک موجود ہے یا نہیں۔ مثلاً ترجمہ نذیر احمد کے صفحہ ۳۲۰ پر سطر چار میں یہ جملہ موجود ہے۔ "آخر کار اس عمارت کے گرا دیئے جانے سے" اور پھر سطر ۹ میں یہ جملہ آیا ہے "یہ لوگ جان و مال کی پروا نہ کرے"۔ اسی طرح ہر صفحے پر ایسے جملے پائے جاتے ہیں جو دوسرے ترجموں میں نہیں ملتے مترجم نے ازخود اپنے بڑھا دیئے ہیں۔ کیا ایسے تشریحی یا روائتی نوٹ یا جملے کسی کتاب کی صحت کو بگاڑ سکتے ہیں۔ اگرچہ ان پر اعداد بھی لگا دیئے جاتے۔ بعض قرآنوں میں آیات پر اعداد لگائے گئے ہیں۔ بعض پر نہیں۔ بعضوں میں ان اعداد میں بھی فرق ہے۔ اگر مولوی صاحب ذرا غور کرتے تو اخبار کے کالم کیوں ضائع کرتے صحت بائبل تو باوجود اعلیٰ اور سخت نکتہ چینیوں کے مسلم ہو چلی ہے۔ چاند پر تھوکنے سے کیا فائدہ۔ جے علی بخش

واعظوں کیلئے نوٹ

ایمانداروں کی کمزوریاں عدم ایمان کی دلیل نہیں ہیں۔ مگر اس بات کا نشان ہیں کہ ایمان سے سب کمزوریاں دفع نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ نیا جنم نہ پائیں۔

عقاب اپنے گھونسلے کو ہلاتا ہے (استثنا ۳۲: ۱۱-۱۲) ماہران علم طیور کہتے ہیں کہ جب عقاب کے بچے اُڑنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو اُن کی ماں اپنے گھونسلے کو توڑ کر ہلا دیتی ہے تاکہ بچے اسکو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جائیں۔ مگر جب وہ اُڑنا شروع کرتے ہیں تو وہ اُن بچوں کے اوپر منڈلاتی

ہے اور اگر کوئی بچہ غفلت کر کے اڑنے سے رہ جانے پر ہو تو وہ اپنے بازوؤں کو پھیلا کر اس کو اٹھا لیتی ہے اور اس کی جگہ میں پہنچا دیتی۔ اسی طرح خدا نے مصر میں اپنی امت کے گھونسلے کو ہلا دیا اور ان کو غلامی کے سخت جوئے کے نیچے بے آرام کیا۔ اس لئے کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو وہ مصر کو کبھی نہ چھوڑتے۔ اسی طرح خدا زمین پر اپنے بچوں کے گھونسلے کو ہلاتا ہے اور تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔ تاکہ ان کے دل دنیوی چیزوں سے الگ نہ جائیں۔ مگر وہ عقاب کی طرح ہمیشہ ان کے نزدیک رہتا ہے تاکہ جب وہ بے دل اور ماندہ ہو جائیں تو ان کو اپنے پروں پر اٹھا کر امن کی جگہ میں پہنچا دے۔

مسیح خداوند کی پیدائش کے وقت اور موت کے وقت اور جی اٹھنے کے وقت تمام انسانیت کے درد کی آواز سننے میں آتی ہے اور ہر ایک مسیحی کا نیا جنم کسی نہ کسی قدر درد۔۔ سے ہوتا ہے۔ کلیسیا وہ عورت ہے جو روحوں کی بابت درد زہ سہتی ہے خادمان دین کو اس درد سے بڑی تکلیف ہوتی ہے جب تک کہ مسیح ان میں صورت نہ پکڑے (ڈاکٹر)۔

عماد الدین - لاہور)

تم پہلے خدا کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو۔ تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائینگی (متی ۶: ۳۳) کہتے ہیں کہ ایک بڑی فتحمندی کے بعد سلطان محمود نے ایک بڑی ضیافت کی جس میں اس نے ہر طبقہ کے لوگوں کو مدعو کیا اور خورد و نوش کے بعد حکم دیا کہ مختلف اقسام کی قیمتی اشیاء وہاں رکھی جائیں اور جب وہ تمام اشیاء رکھی گئیں تو فرمایا کہ ہر ایک شخص صرف ایک ہی چیز جو اسے پسند ہے اٹھا لے۔ اس وقت سلطان کی ایک لونڈی نے سوال کیا کہ اے سلطان معظم کیا یہ درست ہے؟ سلطان نے فرمایا کہ ہاں۔ لونڈی نے دوبارہ اور سہ بارہ یہی سوال کیا۔ سلطان نے فرمایا کہ ہاں بے شک۔ تب لونڈی نے سلطان پر ہاتھ رکھا۔ تب تمام امراء و وزراء حیرت سے لونڈی کی طرف دیکھنے لگے۔ لونڈی نے کہا کہ مجھے بہت سی چیزیں پسند ہیں مگر میرے آقا کا حکم ہے کہ صرف ایک لینا ہے۔ پس میں نے سوچا کہ اگر ان چیزوں کا مالک میری ملکیت ہو تو یہ سب چیزیں اور ان کے اٹھانے والے میرے ہونگے۔ اس لئے میں نے سلطان کو لیا (ابو العزیز)

عازم کلوری

کیوں اے فلک یہ کیا ستم ناروا ہوا
کیا دیکھتا نہیں کہ زمیں پر یہ کیا ہوا
گو مہر و ماہ دونوں سے نور چھپا ہوا
پھر بھی نہ دیکھنے کو ترا دیدہ وا ہوا
کس بے گنہ کے خوں سے ہو ہے شفق ہوا
کیوں سینہ تیرا ضرب غم سے نہ شق ہوا

ساکت ہیں آسمان تو چکر میں ہے زمین
کیوں بے قراری سے یہ ٹھہرتی نہیں کہیں
جلتا ہے سوز سے جگر مہر کیا نہیں
کیوں یہ شہاب ثاقب گردوں ہیں آتشیں
کیوں دل میں ماہتاب کے یہ کالا داغ ہے
کیوں عین روشنی میں ہوا گل چراغ ہے۔

کیوں جامہ چاک گل ہے چمن میں سبب کیا
غنچوں کے کیوں ہو مہر دہن میں سبب کیا
بلبل غریب کیوں ہے وطن میں سبب ہو کیا
جنگل سی ہیں خار کے تن میں سبب ہے کیا
کیوں لگ رہی ہے آگ سی فصل بہار میں
شمشاد مسخ ہو گیا کیوں شکل دار میں

بولا سروش عرش عطارد کہ آہ آہ
تو وہ کلوری کی طرف کر ذرا نگاہ
ابر ہجوم غم سے ہے اوج فلک سیاہ
کل سینہ کوب مجمع کی حالت ہوئی تباہ
پھٹتی ہے چھاتی دیکھنے والوں کی درد سے
رکتا ہے راہ کھلتی نہیں رہ نورد سے

غل ہائے ہائے کا ہے تو شور آہ آہ کا
گھیرے ہے ایک شخص کو مجمع سپاہ کا
جو مرتکب نہیں کسی جرم و گناہ کا
ضامن مگر ہے مجرم بخت سیاہ کا
آفت یہ اور کی تھی مگر اس پہ آئی ہے
دولت صلیب کی اب اسے کھینچ لائی ہے

سنسان ہے اجاڑ ہے شہر یروشلم
گھر گھر بنا ہے غم کدہ ماتم و الم
دیکھو جس آدمی کو اسی کی ہے چشم نم
حرماں نصیب قوم یہودی پہ ہے ستم
جور و جفا و رنج و بلا کا ہجوم ہے
آنے کو اس پہ آفت شہر صدوم ہے

اس نے سلامتی کے دنوں کی نہ لی خبر
بربادی کی طرف ہی سدا گھوم گھوم کر
نبیوں کو جس نے قتل کیا اس سے پیشتر
یہ مرنیوالے تھے تو ہوئے زندگی کے سر
انکو تو نوکروں ہی سے دینا ضرور تھا۔
آقا سے بھی جھکا نہ سر پر غرور تھا

پادری عبد الحق صاحب خدا کے فضل سے مرد میدان اور میدان مناظرہ کے لاجواب پہلوان نکلے ہیں۔ ابھی کل ہی ایک مسلمان مولوی ان کی تعریف کر رہا تھا۔ آپ جا بجا پنجاب میں مسیحی معتقدات کی حقانیت پر وعظ کرتے اور مخالفین کو جواب دیتے پھرتے ہیں۔ آپ کے فلسفہ کا



اور بالخصوص منطق کا شہرہ عام و خاص کی زبان پر ہے۔ خدا ان زبانوں کو مزید تقویت بخشے۔ ضرورت ہے کہ آپ جہاں جائیں وہاں کے لوگ مختصر سی روئداد وعظ و مناظرہ نور افشاں میں درج کرا دیا کریں۔ لوگ منتظر رہتے ہیں۔ ایسے گوہر بے بہا کی جماعت اور مشن کو ہر طرح سے حوصلہ افزائی اور قدر دانی کرنی چاہئے۔

پادری کے صاحب بہادر پرنسپل سنٹ جانس کالج جب سے لاہور میں آئے ہیں، آپ نے ہر جمعہ کو انارکلی بازار میں عام بازار میں منادی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ آپ اسسٹنٹ قاضی پادری خیر اللہ صاحب کر اس عمر رسیدگی میں خدا نے اتنا جوش دیا ہے کہ آپ شاگردوں کو لیکر وہاں جاتے اور منادی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کالج پارٹی کے ساتھ اتوار کو انارکلی میں اور منگل اور جمعرات کو مسٹر چین حال اور پادری محمد حسین صاحبان کے ساتھ دہلی دروازہ میں منادی کے لئے تشریف لے جاتے ہیں مجھے تو اس کام کا خاص شوق ہے۔ میں ان بزرگ کی ہمت کو دیکھ کر حیران ہوتا ہوں۔ خدا کرے کہ آپ کی طرح دیگر پادری صاحبان اور دیگر حضرات مسیح کی خاطر گالیاں سننے کے لئے تیار ہو جائیں۔ پادری کے صاحب کی رہنمائی قابلِ داد ہے۔ ایسے روحانی منتری بڑی برکتوں کا باعث ہیں۔

پادری زویمر صاحب لاہور میں لکچر دے کر قادیاں بھی تشریف لے گئے تھے۔ جہاں کہ آپ نے کتب خانہ اور احمدی تحریکات کا ملاحظہ کیا اور امام جماعت احمدیہ سے عربی زبان میں گفتگو کی۔ خدا کے بندے خدا کے جلال کی خاطر کیا کیا تکلیفیں اٹھاتے پھرتے ہیں۔

مسیحی انجمن بشارت کی تقلید میں اب احمدی دوستوں نے بھی لکچروں کا سلسلہ شروع کیا ہے مگر جہاں مسیحی مقررین نے مسیحی معتقدات کی صداقت میں تقاریر کیں۔ احمدی صاحبان دوسرے مذاہب کے خلاف بولنے کو نفع سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ۶ ،۷ ماہ حال کو بیرون لوہاری دروازہ ان کے وید کے علوم اور وید کے الہام پر لکچر ہو چکے ہیں۔ مولوی عصمت اللہ صاحب نے آریہ سماجی پنڈتوں کی خوب خبر لی اور میدان سے بھگا دیا۔ مگر ایک مسلمان نے اسی وقت کہا کہ پادری پال صاحب کے سامنے سے "مولوی" بھی دُم دبا کر بھاگ گئے تھے اور آج یہاں مظفر و منصور بنے بیٹھے ہیں۔

مہاں سنگھ باغ لاہور کے مسٹر مہرداد کا ایک جوان لڑکا دو دن بیمار رہ کر چل بسا۔ خدا ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

لاہوری مسیحیوں کا اتحاد بھی عجیب رنگت کا ہے۔ سال کے بعد ایک جگہ مل بیٹھتے ہیں۔ جس سے میل ملاپ کا اظہار ہو جاتا ہے۔ ۳ ماہ حال کو مہاں سنگھ باغ میں مسیحی میلہ منعقد ہوا۔ مختلف مشنوں کے لوگ قریباً ۴۔۵ سو کی تعداد میں شامل ہوئے۔ سالوشن آرمی کا رنگ دور سے نظر آتا ہے اور خورد و کلان اور امیر و غریب کا یہ ملاپ دل کو خوشی و فرحت بخشتا تھا۔ کاش کہ یہی حالت ہمارے دلوں کی میلہ کے باہر بھی رہ جایا کرے۔ اس کی سخت ترین ضرورت ہے۔

خان

ایورسٹ پہاڑ کی چوٹی کو فتح کرنے کے لئے تیسری مہم روانہ ہوئی تھی۔ چوٹی مذکور کے دامن میں پہنچکر آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہوئی یہ مہم بھی شکست کھا گئی۔ دو انگریز افسر اور سات مزدور برفانی طوفان کی نذر ہو کر برف میں دب مرے۔ باقی عملہ دامن کوہ میں محفوظ ہے۔

لنڈن ۲۰ جون کی خبر ہے کہ جرمنی نے امریکہ کے لئے ایک بہت بڑا زیپلین بنایا ہے۔ جو اگست کے پہلے ہفتہ میں بحر شمال کو جرمنی سے امریکہ تک پرواز سے عبور کریگا۔ اس کی فی گھنٹہ رفتار ۷۵ میل ہوگی۔

ہانگ کانگ ۲۰ جون کی خبر ہے کہ انڈو چائنہ کے گورنر جو کنٹون تشریف لے جا رہا تھا۔ ایک بم پھینکا گیا اس سے تین یورپین زخمی ہوئے دو مر گئے گورنر محفوظ رہا۔

یہ خبر بھی اخباروں میں اُڑ رہی ہے کہ مسٹر گرنڈل میتھو نے ایکس رے کی قسم کی ایک شعاع دریافت کی ہے۔ جس کے استعمال سے تمام دنیا کی زندہ آبادی فنا ہو سکتی ہے۔ بعض اصحاب نے مسٹر گرنڈل میتھو کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ خود اس راز کو سینہ میں لیکر مر جائے۔

یورپ کی سلطنتوں کے پاس آجکل حسب ذیل فوجیں ہیں۔

	فوج
روس	۱۰۰۳۰۰۰
فرانس	۷۳۲۲۴۸
سوئٹزرلینڈ	۵۰۰۰۰۰
پولینڈ اور اٹلی	۲۵۰۰۰۰
سپین	۲۴۰۰۰۰
ہالینڈ	۱۶۳۳۶۲
برٹین	۱۵۶۹۳۵
زیکوسلاویہ	۱۴۹۸۷۷
جگوسلاویہ	۱۳۰۰۰۰
رومانیہ	۱۲۵۰۰۰
یونان	۱۱۰۰۰۰
جرمنی	۱۰۰۰۰۰
بلجیم	۸۶۵۳۱
ٹرکی	۸۰۰۰۰

پرتگال	۴۰۰۰۰
ہنگری	۳۵۰۰۰
سوئڈن	۳۲۰۰۰
فنلینڈ	۳۰۰۰۰
بلگیریا	۲۰۰۰۰
ناروے	۱۶۰۰۰
ستھونیہ	۱۶۰۰۰
لتھونیہ	۱۵۰۰۰

انگریزی فوج میں ہندوستان شامل نہیں ہے

مسٹر امل جین لکس بانک روڈ نوٹنگھم کے ہاں بائیسواں بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس کے ۱۶ بچے ۹ برس کی عمر سے نیچے کے ہیں۔ تین لڑکے جنگ عظیم میں کام آ گئے تھے۔

حکومت فرانس نے اندازہ لگایا ہے کہ گذشتہ جنگ نے ایک کروڑ سے زیادہ انسانوں کو لنگڑا اور بیکار کر دیا ہے۔ جرمنی کے ۳۰۰۰۰۰۰ فرانس کے ۱۵۰۰۰۰۰ اور برطانیہ کے ۱۱۰۰۰۰۰ باشندے مقطوع الاعضا ہو گئے ہیں۔

کتب خانہ مصر کے مالک نے حال ہی میں ایک نہایت ہی قدیم انجیل پائی ہے۔ یہ سریانی زبان میں ہے اور ہرن کی کھال پر لکھی ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ انجیل ساتویں صدی مسیحی کی ہے۔ یہ نسخہ دنیا میں دوسرے نمبر کا قدیم انجیل کا نسخہ ہے (بندے ماترم)

چتوڑ کے ناکے سادھوؤں اور پولیس والوں میں لڑائی ہوئی۔ کئی آدمی مرے اور زخمی ہو گئے ہیں۔ سانا امرسنگھ تحقیقات کر رہے ہیں۔

جرمنی کے ایک ڈاکٹر مسٹر ہارنف نے ایک ترکیب نکالی ہے کہ بندر کے کچھ اعضا کاٹ کر انسان کے اعضا کی جگہ جا بجا چسپاں کر دینے سے بڑھا بھی جوان ہو سکتا ہے۔ اس ترکیب پر عمل کرنے سے بیس پچیس آدمی جوان بھی بن چکے ہیں۔

ترکیب تو واقعی لاجواب نکالی۔ مارواڑیوں کا بڑا فائدہ ہوگا۔ کوئی سیٹھ بڑھاپے نہ ہونے پائیگا۔ (بندے ماترم)

پنجاب ٹمپرنس سوسائٹی نے سگریٹ اور تمباکو پینے والوں کے لئے تنبیہ جاری کی ہے اور "قانونی حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ دس سال سے کم عمر کے بچوں سے سگرٹ اور تمباکو چھین کر ضائع کیا جا سکتا ہے۔ اور آئندہ لوگ محتاط رہیں۔

ہوشیارپور میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ حدود میونسپلٹی میں پرائمری تعلیم مفت اور لازمی کی جائے۔ ۷ تا ۱۱ سال کے بچوں کی مردم شماری کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ جس کسی کو اس بات کے متعلق اعتراض ہو وہ ۳۰ دنوں کے اندر اندر اپنے اعتراضات تحریری کمیٹی میں پیش کرے۔ (سکرٹری میونسپلٹی)

لنڈن ۱۸ جون۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے کہ ٹوکیو میں ایک پبلک جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ امریکن اشیاء کا بائیکاٹ کیا جائے اور صرف ہندوستانی روئی کی درآمد کی جائے۔ اور ریشم صرف یورپ کو بھیجا جائے۔

امرتسر ۲۳ جون۔ امرتسر ڈسٹرکٹ سکھ پولیٹکل کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب کے گورنر سر میلکم ہیلی جب امرتسر تشریف لائیں تو ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جائے۔

مدراس ۲۳ جون۔ پورٹ آفیسر رنگون نے پورٹ آفیسر مدراس کو تار بھیجا کہ رنگون کی طرف آنے والے جہازوں کو ہدایت کیجئے کہ دوران میں کلیمن میکلن کی تلاش کرتے آئیں۔ مسٹر میکلن جہاز کے کپتان کا نام تھا۔ ان میں ۱۲ انجنیر اور کیڈٹ تھے اور ۵۰ لشکری اور جہاز کلکتہ سے نیو کیلیڈونیا جا رہا تھا۔

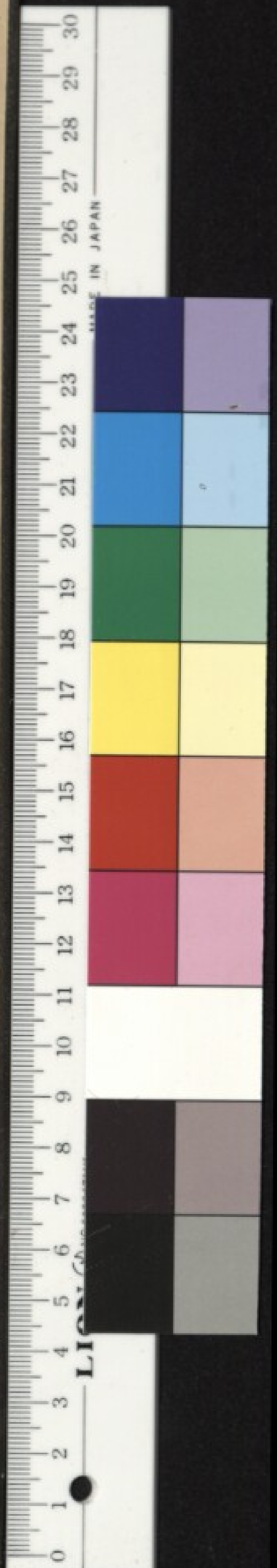
ضلع شیخوپورہ کے پانچویں اکالیوں کے جتھے نے ۱۶ جون کو موضع سلطان پورہ میں قیام کیا لنگر کا انتظام نہایت قابل تعریف تھا۔ رات کے ۳ بجے تک دیوان لگا رہا ۱۷ جون کی صبح کو حسب معمول آسا دی وار کے بعد سکھ مشنری سوسائٹی کے پرچارکوں نے دھرم پرچار کیا۔ کئی پریمی سجنوں نے نقدی اور گھی کے تھال جتھہ کی بھینٹ کئے۔

نظام ریاستی خزانہ سے سابق سلطان ٹرکی کو ساڑھے چار ہزار روپیہ ماہوار دیا کرینگے۔

دہلی ۲۲ جون۔ آج صبح آریہ سماجی ہندؤں اور مسلمانوں میں مسجد کے قریب فساد ہو گیا جس میں ۱۸ اشخاص کو زخم آئے ہیں۔ پولیس اور لوکل پنچایت بورڈ کے ممبران میں الگ الگ معاملہ کی تحقیقات کر رہے ہیں

سکندرآباد ۲۱ جون۔ نظام حیدرآباد نے سابق خلیفہ سلطان عبدالمجید خاں کا تین سو پونڈ ماہوار عمر بھر کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا ہے یہ وظیفہ جولائی سے شروع ہوگا۔

روم ۲۱ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی میں تازہ گرفتاریوں کے سلسلے میں ایک سرکردہ مجرم نے جرم کا اقبال کر لیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ڈپٹی کو موٹر کار سے کھینچ لیا گیا تھا اور مار کر فوراً لاش کو جنگل میں پھینک دیا گیا





کبھی بے خرید اہنیں رہتا۔ مگر ہاں یہ شرط ہے اور یوں بے ہاتھ پاؤں ہلائے پڑا رہنے اور چھت کی سرلیاں گننے سے تو کچھ نہیں ہوتا۔

کمالات انجنیری

فیلیڈیفیا (امریکہ) کے بعض انجنیروں نے پچھلے دنوں اپنے کمالات کا ایک محیر العقول کارنامہ دکھایا ہے۔ جسے گویا فن انجنیری کا معجزہ کہنا چاہئے شہر میں لب سڑک ایک ہشت منزلہ عمارت تھی سڑک کی توسیع منظور ہوئی۔ لیکن اس عمارت کے باعث سڑک کا برابر سیدھا ہونا غیر ممکن تھا۔ انجنیروں نے دعویٰ کیا کہ اس عظیم الشان عمارت کو چند فٹ کے فاصلے پر ہٹا دیا جائیگا۔ چنانچہ کام شروع کر دیا گیا اور ایک دن کی محنت میں چار ہزار ٹن کی وزنی عمارت کو اس کی بنیادوں سے بقدر آٹھ فٹ ہٹا دیا اور لطف یہ ہے کہ اسی دوران میں عمارت کے اندر رہنے والوں کو کسی قسم کی کوئی حرکت محسوس نہیں ہوئی سب اپنے اپنے کام میں بدستور لگے رہے۔

ریفارمیشن

یہ سولھویں صدی کی سب سے بڑی مذہبی تحریک ہے جسکی وجہ سے پراٹسٹنٹ فرقہ جاری ہوا۔ یہ تحریک جرمنی سے شروع ہوئی اور اس کے بانی مبانی مارٹن لوتھر اور زونگلی ہیں۔ رومن کاتھولک اول نے مولانا لوتھر کو کلیسیا سے خارج کر دیا۔ مگر یہ جدید تحریک تمام یورپ میں بہت جلد پھیل گئی۔

انگلستان کو خاص طور پر اپنے رنگ میں رنگ دیا۔ ہنری ہشتم کو حضرت پوپ اعظم سے بھی کچھ پرخاش تھی اور ساتھ ہی وہ اس تحریک سے بھی متاثر ہوچکا تھا۔ اس لئے اس نے اسے لبیک کہا بلکہ میری کے عہد میں تھوڑا بہت کشت وخون کا بازار گرم رہا۔ مگر بالآخر ملکہ الزبیتھ نے اس کام کی تکمیل کر دی جس کی اس کے والد نے ابتدا کی تھی اور اس طرح برطانیہ کو مذہبی توہمات کی غلامی سے آزاد کر دیا۔

مسٹر فیض اللہ کا دورہ

گذشتہ سے پیوستہ

تیسرا مقام بہاولپور۔ ایک محمدی ریاست کا صدر مقام بھاری شہر ہے۔ اتنے بڑے شہر میں صرف چرچ مشنری سوسائٹی کی طرف سے کام ہو رہا ہے۔ ایک مشن مڈل اسکول زیر ہیڈ ماسٹری پادری لعازر صاحب عمدہ حالت میں چل رہا ہے۔ دو مسیحی نوجوان مدرس بھی ہیں۔ ریاست کے زنانہ ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر صاحبہ اور چند نرسیں بھی مسیحی ہیں۔ ان سب مسیحیوں میں پادری صاحب موصوف علاوہ اپنے فرض منصبی کے پاسٹری خدمات بھی انجام دے رہے ہیں۔ ایک محمدی ریاست میں پادری صاحب کا وجود ایک نعمت ہے اور ان کے وسیلے سے خداوند اپنا جلال ظاہر کر رہا ہے۔

چوتھا مقام سکھر۔ اس جگہ بھی سی۔ ایم۔ ایس مشن کا ہی کام ہے اور ایک زنانہ ہسپتال بڑے زور شور سے بشارتی خدمت انجام دے رہا ہو پاسٹر پادری نہپال سنگھ صاحب ایک عمر رسیدہ بزرگ ہیں۔ چند مسیحی محکمہ ریلوے وغیرہ میں ملازم ہیں۔ رومن کاتھولک بھی ایک بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ سکھر ایک قابل دید شہر ہے۔ دریائے سندھ اس کے قدموں میں لہریں مار رہا ہے۔

چھوٹے چھوٹے جہاز کشتیاں۔ جھوٹے دریا کے چاروں اطراف میں پھر کر عجیب نظارہ دکھاتے ہیں۔ دریا کے بیچ میں ایک چٹان پر سادھ بیلہ ہندوؤں کا مندر اور سادھوؤں کا آشرم قابل دید ہے سکھر کا ریلوے پل بھی ایک دیکھنے کی چیز ہے مچھلی کا شکار عام۔ تجارت بذریعہ دریا ہوتی ہے۔ گرمی سخت۔ دس بارہ بجے کے بعد کی گرمی ایک پنجابی کے لئے برداشت سے باہر ہوجاتی ہے۔

پانچواں مقام کوئٹہ۔ اس جگہ پہنچنا بھی پلصراط سے گذرنا ہے۔ علاوہ سخت گرمی کے تین جگہ سیبی۔ ہرک اور کوئٹہ میں ڈاکٹر اور خفیہ پولیس کی طرف سے پرسش ہوتی ہے گاڑیوں کے دروازے بند کرکے مسافران کا طبی معائنہ ہوتا ہے پھر پولس والے منکر نکیر کی طرح سوال شروع کر دیتے ہیں کہ کون ہو۔ کہاں جانا ہے۔ کہاں ٹھہرو گے وغیرہ۔ اگر کوئی صاحب ہمت ان تکلیفوں کی برداشت کرکے کوئٹہ پہنچ جاوے تو بس تمام تکلیفات کا معاوضہ ملجاتا ہے۔ یہ جگہ سطح سمندر سے کوئی ساڑھے پانچ ہزار فٹ بلندی پر ہے۔ چاروں اطراف خشک ننگے پہاڑ ہیں لیکن کوئٹہ کی وادی سرسبز پھولوں پھلوں سے آراستہ ہے۔ موسم معتدل ہے۔ دوپہر کو اگر دھوپ تیز ہو تو چلنے پھرنے سے پسینہ آجاتا ہے۔ موسم سرما میں برف بھی پڑتی ہے۔ باغات بکثرت ہیں۔

اس جگہ ایک بڑی بھاری چھاؤنی و زمین دوز قلعہ ہے۔ ہوائی جہازوں کا بھی ایک بڑا اسٹیشن ہے ہر طبقہ کے مسیحی اس جگہ پائے جاتے ہیں۔ بعض تو بڑے صاحب اور بعض ٹھیٹھ۔ دیسی لیکن تقریباً سب پنجابی۔ چند ایک خاندان جنیوں کے بھی اس جگہ آن کر مسیحی ہو گئے ہیں۔ جو کہ ہمارے پنجابی بھائی مسٹر کے۔ سی۔ ٹھاس کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مسٹر ٹھاس ملازم تو ایک دوکان میں ہیں۔ لیکن اپنے دین کے لئے بڑے غیر تمند ہیں اور ہر نیک کام میں تن من بلکہ دھن سے تیار

رہتے ہیں۔ اس جگہ چرچ مشن کے دو ہسپتال مردانہ و زنانہ کے ذریعہ خداوند اپنی خدمت لے رہا ہے۔ مردانہ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر ہالینڈ صاحب ابھی فرور تشریف لے گئے ہیں۔ صاحب موصوف کا اس علاقہ میں بڑا رسوخ ہے۔ اُن کے اسسٹنٹ ڈاکٹر ونٹر صاحب بھی بڑے ملنسار ہیں۔

پاسٹر سٹر ریڈ صاحب چند ماہ کے لئے ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی جگہ مسٹر نتھانیل اور مسٹر پریم داس عارضی طور پر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اس جگہ کئی پاسٹریٹ کمیٹی کے ممبران خاصکر مسٹر نرائن داس اس خدمت میں خاص امداد کرتے ہیں۔

چند ایک مسیحی ایجنٹ صاحب کے دفتر میں بھی کام کرتے ہیں۔

میتھوڈسٹ مشن کی کلیسیا بھی اس جگہ ہے۔ لیکن اس مشن کا کام زیادہ تر کوئٹہ سے پانچ میل ایک جگہ شیخ منڈا میں ہے۔ جہاں پر مشنری صاحب کی رہائش ہے۔ اور طلباء کو دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

اس جگہ کے متعلق ایک امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یعنے سکاچ پریسبیٹرین چرچ کی آزاد کلیسیا جس کے پاسٹر مسٹر جلال مسیح ہیں۔ مسٹر جلال مسیح نے کوشش کر کے ایک عبادت گاہ تیار کروائی اور اب کلیسیا جس کے ممبران معمولی حیثیت کے لوگ ہیں اپنے پاسٹر کے کل اخراجات اُٹھا رہے ہیں کیا دیگر شہروں میں کلیسیا آزاد نہیں ہو سکتی۔ صرف خواہش درکار ہے۔

فیض اللہ

نور افشاں کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرتے رہیئے۔

اُردو کتابیں

خریدنے کے وقت

(علاوہ ڈاک خرچ وغیرہ)

فرمائش پر نور افشاں کا حوالہ ضرور دیا جائے

شہیدان کا رتبہ۔ ابتدائی مسیحیوں کی تکالیف اور شہادت قدمی کا دردناک اور حیرت انگیز مرقع جسے پڑھکر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں مع تصاویر مکمل صفحہ ۳۹۹ قیمت عہ سنگ عہ اور کپڑا عہ

شہد کی مکھی کے حالات مکھیوں کی اقسام اجسام۔ خواص اور جذبات۔ امراض اور شہد کے متعلق مفصل مفید حالات۔ صفحہ ۱۲۲ معہ ۲۳ تصاویر اصل ۸ رعایتی ۴

شرع و فضل۔ شریعت کی حقیقت اور بشارت یعنی کفارہ مسیح کی فضیلت صفحہ ۹۳ ۱ پائی

شوہر کا راہنما۔ مصنفہ ڈاکٹر ساوانس سٹال صاحب۔ نئے شادی شدہ جوڑہ کے لئے باہمی پاکیزگی اور تعلقات میں مناسب روی اور شادی شدہ زندگی سے خوشی حاصل کرنے کے متعلق بیش قیمت ہدایات و نصائح اور مفید و عجیب معلومات صفحہ ۲۱۶۔ عہ

سیرت المسیح والمحمد۔ خداوند یسوع مسیح اور حضرت محمد کی زندگی۔ اعمال و تعلیمات کا مقابلہ۔ صفحہ ۴۸۔ ۲ رعایتی

سونے کا شمعدان مسیح کے گواہ بننے اور اس کے متعلق ہدایتوں کے بیان میں صفحہ ۴۷۔ ۱

سپرجن کے وعظ (۱) آؤ کیونکہ سب کچھ تیار ہے صفحہ ۲۶ (۲) لوگ مسیح کو کیوں قبول نہیں کرتے۔ صفحہ ۲۰ (۳) پیتل کا سانپ صفحہ ۳۲ (۴) نجات کس طرح ملتی ہے صفحہ ۳۲ (۵) روح کی تلوار صفحہ ۲۶ (۶) یسوع کا کوڑے کھانا صفحہ ۳۰ قیمت فی حصہ ۶ پائی۔ تمام حصص یکجا مجلد۔ ۲

پتہ:۔

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بُزنگ ہائی سکول ٹبالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلٰی تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں المشتہر:۔

پرنسپل بزنگ ہائی سکول ٹبالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلا و مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری کالج ہے متفرق اخراجات کے لئے عہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جو کشا ماہ سے مالک تک سرد کونل عہ سے عہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا نند صاحب پروپرائٹر چھپا۔